فضائل ومسائل عشرہ ذی الحجہ وقربانی

نائب مدیر کے قلم سے

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد:

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام کو وقت کے لحاظ سے 12 مہینوں میں تقسیم فرمایا ہے: ان عدۃ الشھور عند الله اثنا عشر شھرا فی کتاب الله یوم خلق السمٰوٰت والارض۔ اور ان میں سے چار مہینوں کو اللہ کریم نے حرمت والا قرار دیا ہے۔ منھا اربعة حرم (التوبہ:۳۶) حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ ذوالحجہ کا ہے جو کہ سال کا آخری مہینہ ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں وقت کیلئے چاند کو معیار مقرر کیا گیا ہے۔ یسئلونک عن الاھلة قل ھی مواقیت للناس والحج (البقرہ:۱۸۹) اسی لئے چاند کبھی بڑھتا ہے اور کبھی گھٹتا ہے جبکہ سورج تو ہر روز ایک جیسا ہی طلوع وغروب ہوتا ہے۔ مسلمانوں کیلئے یہ بات بڑی سعادت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے سال کے پہلے مہینے محرم الحرام کو بھی حرمت والا بنایا ہے اور سال کے آخری مہینے ذوالحج کو بھی حرمت والا قرار دیا ہے۔ اور پھر سال کے آخری مہینے کے پہلے عشرہ میں نیکی کے عمل کو دوسرے دنوں کی بہ نسبت زیادہ اجر وثواب کا باعث قرار دیا ہے تاکہ گذشتہ سارے سال میں جو اعمال صالحہ میں کمی رہ گئی ہے یا فرائض وواجبات میں کوتاہی ہوگئی ہے ایک مومن آدمی ان دس دنوں میں اس کی تلافی کی کوشش کرے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے اس لطف وکرم سے فائدہ اٹھائیں اور عشرہ ذی الحجہ میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو معمول بنائیں۔

ذیل کی سطور میں عشرہ ذی الحجہ کے احکام بیان کئے جاتے ہیں تاکہ اس عشرہ کو کتاب و سنت کی روشنی میں گزارا جاسکے۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت:

ذوالحجہ کا مہینہ حرمت والا اور حج کا مہینہ بھی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی بزرگی دو قسم کی ہے ایک حرمت کی وجہ سے اور دوسری حج کی وجہ سے پھر اس مہینے کے پہلے دس دنوں کی فضیلت خصوصی طور پر ھادی کائنات، حضرت محمد ﷺ نے بیان فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من ایام العمل الصالح فیھا احب الی الله من ھذہ الایام .یعنی ایام العشر .قالوا یا رسول الله "ولا الجھاد فی سبیل الله ؟قال ولا الجھاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله ثم لم یرجع من ذلک بشی (بخاری)

ان دنوں کی نسبت دیگر دنوں میں عمل زیادہ فضیلت نہیں رکھتا، صحابہ کرام نے عرض کیا: جہاد بھی نہیں؟ فرمایا جہاد بھی نہیں۔ ہاں! وہ آدمی جو اپنی جان و مال کو لے کر نکلے اور کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عشرہ ذی الحجہ میں نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو باقی دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

عشرہ ذی الحجہ میں دوسری عبادت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من ایام اعظم عند الله ولا احب الی الله العمل فیھن من التسبیح والتحمید والتھلیل والتکبیر (طبرانی)

اللہ تعالیٰ کو کوئی دن زیادہ محبوب اور بڑا نہیں ہے عمل کے لحاظ سے ان دنوں کے علاوہ سبحان الله، الحمدلله، لا اله الا الله اور الله اکبر کہنے سے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دس دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر باقی دنوں کی نسبت کثرت سے کرنا چاہئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان دس دنوں میں خصوصی طور پر عبادت اور ذکر کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

عشرہ ذی الحجہ میں حجامت بنوانا

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد حجامت بنوانا، ناخن تراشنا منع ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی

اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

ان النبی ﷺ قال اذا رایتم ھلال ذی الحجة واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ (مسلم ۲/۱۶۰، کتاب الاضاحی)

جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔

اسی طرح وہ لوگ جو اپنی تنگدستی کی وجہ سے قربانی نہیں کر سکتے ان کو بھی چاہئے کہ وہ بھی ان دس دنوں میں اپنی حجامت وغیرہ نہ بنوائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان النبی ﷺ قال امرت بیوم الاضحی عید اجعله اللہ لھذہ الامة قال الرجل ارأیت ان لم اجد الا منیحة انثی افاضحی بھا قال لا ولکن تاخذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فتلک تمام اضحیتک عند اللہ (ابوداؤد ۲/۲۹، کتاب الضحایا)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید کا دن بناؤں جسے اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے عید کا دن بنایا ہے۔ تو ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا کیا حکم ہے اگر مجھے قربانی کا جانور نہ ملے تو میں ایک دودھ دینے والا جانور قربانی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تو اپنے بال اور ناخن کٹوالے، اپنی مونچھیں کٹوالے اور زیر ناف بال صاف کر لے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری طرف سے یہ پوری قربانی ہوگی۔

عرفہ کا روزہ اور اس کا ثواب

عرفہ یعنی (۹) ذی الحجہ کا روزہ رکھنا رسول اللہ کی سنت ہے اور اس روزہ کی رسول اللہ ﷺ نے بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سئل عن صوم یوم عرفة فقال یکفر السنة الماضیة والباقیة (مسلم ۱/۳۶۸، کتاب الصیام)

رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے ایک سال گذشتہ اور ایک سال آنے والے کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں۔

اور رسول اللہ ﷺ خود بھی عرفہ (۹ ذی الحجہ) کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

سنن ابی داؤد میں روایت ہے:

کان رسول اللہ ﷺ یصوم تسع ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلاثة ایام من کل شھر......الخ (ابوداؤد ۱/۳۳۸، کتاب الصوم)

رسول اللہ ﷺ (۹) ذی الحجہ (۱۰) محرم اور ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھتے تھے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم یہ اجر وثواب حاصل کرنے کیلئے روزہ رکھیں۔ لیکن جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے اور وہ حج کیلئے گئے ہیں تو وہ عرفات کے میدان میں روزہ نہ رکھیں کیونکہ امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ نھی عن صوم یوم عرفہ بعرفة (ابوداؤد ۱/۳۳۸، کتاب الصوم)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ) کا روزہ عرفات کے میدان میں رکھنے سے منع فرمایا ہے:

قربانی

عشرہ ذی الحجہ میں ایک بڑا عمل قربانی کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اقام رسول اللہ ﷺ بالمدینة عشر سنین یضحی (ترمذی ۱/۲۷۷، ابواب الاضاحی)

قربانی کیا ہے

لفظ قربان، بُرھان اور سُلطان کی طرح اسم ہے یا غفران اور خسران کے وزن پر مصدر ہے۔ اور یہ لفظ ہر اس نیکی کے کام پر بولا جاتا ہے جس نیک عمل کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتا ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مسلمان اپنے جانوروں کو ذبح کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں اس لئے اس عمل کو قربانی کہا جاتا ہے۔

قربانی کی فضیلت

۱۰ ذی الحجہ کو جانوروں کی قربانی کرنا ایک

عظیم عمل ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے کرنا کوئی مشکل نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص باوجود طاقت کے قربانی نہیں کرتا وہ مسلمانوں کی عیدگاہ میں نہ آئے۔

اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر رکھا ہے۔ ہادی کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما عمل ادمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم انہ لیاتی یوم القیامۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا۔ (ترمذی: ۱/۲۷۵، ابواب الاضاحی)

قربانی کے دن کسی آدمی کا کوئی عمل بھی قربانی کے عمل سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب نہیں۔ بے شک قیامت کے دن قربانی کے جانور کو اس کے سینگوں، بالوں، اور کھریوں سمیت لایا جائے گا۔ (اور ہر ایک چیز کے بدلے اجر و ثواب دیا جائیگا) اور بے شک (قربانی کے جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ تو تم اس کے ساتھ جانوں کو پاکیزہ کرو۔

قربانی کا جانور کیسا ہو

قربانی کا جانور صحیح سلامت اور بے عیب ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان افضل الضحایا اغلاھا واسمنھا

بہترین قربانی اس جانور کی ہے جو قیمتی اور دوسرے جانوروں سے موٹا تازہ ہو۔ عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں۔ بعض عیوب کو رسول کریم ﷺ نے مختلف احادیث میں بیان فرمایا ہے، مثلاً:

۱۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔
۲۔ کانا جس کی آنکھ کا نقص ظاہر ہو۔
۳۔ بوڑھا جس کی ہڈیوں میں مغز باقی نہ رہے۔
۴۔ بیمار جس کی کوئی بھی بیماری واضح ہو۔
۵۔ جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔
۶۔ جس کا کان پچھلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔
۷۔ جس کا کان لمبائی میں چیرا ہوا ہو۔
۸۔ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔
۹۔ جس کا کان یا سینگ جڑ سے کٹا ہوا یا ٹوٹا ہوا ہو۔ (جس جانور کے کان یا سینگ قدرتی طور پر نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے)
۱۰۔ بہت کمزور جو دوسروں کے ساتھ برابر نہ چل سکتا ہو۔

اس لئے ان عیوب میں سے کسی عیب والے جانور کی قربانی نہیں کرنی چاہئے۔ البتہ جانور قربانی کرنے کیلئے خریدا مگر اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اس کی قربانی جائز ہے۔ لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ آدمی تنگ دست ہو اور اس کے بدلے کوئی دوسری قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس جانور کو فروخت کر کے کوئی دوسرا صحیح سلامت جانور خرید سکتا ہے۔

قربانی کے جانور کی عمر

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے تبھی اللہ کریم عزوجل نے اس کی تکمیل کا اعلان فرمایا کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

رسول اللہ ﷺ نے جہاں قربانی کے دوسرے مسائل بیان فرمائے وہاں قربانی کے جانور کی عمر کا مسئلہ بھی بیان فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان (مسلم: ۲/۱۵۵، کتاب الاضاحی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ذبح کرو تم مگر دو دانت والا مگر یہ کہ تم پر دشوار کر دیا جائے تو ضان (بھیڑ کی نسل) سے جذعہ (کھیرا) ذبح کر لو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا جانور مُسِنَّہ (دو دانت والا) ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری میں سے کوئی بھی جانور ہو۔ البتہ اگر کسی شخص کو قربانی کا جانور نہیں مل سکا اور قربانی کے دن گزر رہے ہیں۔ تو وہ اس مجبوری کی حالت میں صرف بھیڑ کی نسل (دنبہ، چھترا) سے ہی قربانی کیلئے ذبح کر سکتا ہے۔ اونٹ، گائے اور بکری، مذکر یا مونث مجبوری کی حالت میں بھی مسنہ کے علاوہ قربانی نہیں کر سکتا۔

یہ خیال کہ بکری یا بکرا اگر ایک سال کے ہو جائیں اور بھیڑ یا دنبہ موٹا تازہ ہو تو (۶ ماہ) کا بھی قربانی کیلئے جائز ہے۔ یہ بالکل غلط ہے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

پھر وہ لوگ مُسِنَّہ کا معنی کرتے ہیں ایک سال والا۔ حالانکہ یہ حکم عام ہے جو قربانی کے سب

جانوروں کو شامل ہے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے اگر مُسِنّہ کا معنی دو دانت والا کیا جائے۔ اور اگر ایک سال کا معنی کیا جائے تو پھر اونٹ اور گائے کی عمر کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ ان کی عمر ایک سال سے زائد ہو جبکہ اونٹ اور گائے ایک سال عمر والی کی قربانی وہ حضرات بھی نہ مانتے ہیں نہ ماننے کیلئے تیار ہیں۔ ایک دفعہ یہی سوال جب ہم نے اپنے علاقہ کے ایک نامی گرامی حنفی دیوبندی قاری محمد یوسف صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ منڈی صفدرآباد وصدر مدرس جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ سے کیا تو جواب نہ ہونے کی صورت میں انہوں نے یہ جواب دیا کہ آپ اہلحدیث ہیں آپ حدیث پر عمل کریں ہم حنفی ہیں ہم فقہ حنفی پر عمل کریں گے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

خصی جانور کی قربانی

بعض لوگ خصی جانور کی قربانی جائز نہیں سمجھتے کیونکہ وہ جانور کا خصی ہونا بھی عیب شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ خصی ہونا عیب نہیں بلکہ یہ تو مفید ہوتا ہے جیسا کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لیس ھذا عیبا لان الخصاء یفید اللحم طیبا وینفی عنہ الذھومۃ وسوء الرائحۃ (فتح الباری:۱۰/۱۰)

جانور کا خصی کرنا عیب نہیں بلکہ بعض وجوہ سے مفید ہے کہ گوشت پاکیزہ بہترین اور بدبو سے پاک ہوجاتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خود خصی جانور کی قربانی کی ہے اگر جانور کا خصی ہونا عیب ہوتا تو امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کبھی بھی خصی جانور کی قربانی نہ کرتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ذبح النبی یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین......الخ (ابوداؤد:۲/۳۰، کتاب الضحایا) رسول اللہ ﷺ نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگوں والے سفید سیاہی مائل خصی ذبح کئے۔

قربانی کا وقت

دین اسلام میں تمام اوامر ونواہی کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ بندہ میں اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ دیکھا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حدود وقیود مقرر فرمادی ہیں۔

جس طرح شریعت اسلامیہ میں قربانی کے متعلق دوسرے مسائل بیان کردیئے گئے ہیں اسی طرح قربانی کا وقت بھی بیان فرمادیا گیا ہے یہ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد ہی کی جاسکتی ہے اس سے پہلے نہیں۔ کیونکہ اس دن کو یوم الاضحیٰ کہا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس کو یوم الضحیٰ بھی لکھ دیتے ہیں جو کہ درست نہیں کیونکہ اضحیٰ کا لفظ اضحاۃ کی جمع ہے جس طرح ارطاۃ کی جمع ارطیٰ آتی ہے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں **سمعت النبی ﷺ یخطب فقال ان اول مانبدا من یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل فقد اصاب سنتنا ومن نحر فانما ھو لحم یقدمہ لا ھلہ لیس من النسک فی شیء** (بخاری:۲/۸۳۴، کتاب الاضاحی)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ دیتے ہوئے فرمارہے تھے کہ پہلا کام جو ہم نے آج کے دن کرنا ہے یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے پھر واپس لوٹیں گے اور قربانی کریں گے تو جس شخص نے ایسا کیا اس نے تو ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کرلی اس کی کوئی قربانی نہیں بلکہ صرف گوشت ہی ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو پیش کردیا۔

یہ بات سن کر حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میں نے تو نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی ہے تو آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا ایک دوسری روایت میں ہے حضرت جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں **شھدت النبی ﷺ یوم النحر فقال من ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد مکانھا اخری ومن لم یذبح فلیذبح** (بخاری:۲/۸۳۴، کتاب الاضاحی)

ایک دفعہ میں قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح

کرلیا وہ اس کی جگہ دوسرا قربانی کا جانور ذبح کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہ اب (نماز کے بعد) ذبح کر لے۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قربانی کا وقت عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس میں کسی شہری یا دیہاتی کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔ یہ حکم سب مسلمانوں کو عام ہے جیسا کہ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا یذبح حتی ینصرف (بخاری:۲/۸۳۴، کتاب الاضاحی)

جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ کو اپنا قبلہ بناتا ہے۔ (یعنی مسلمان ہے) تو وہ عید کی نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح نہ کرے۔

یہ فرمان رسول اللہ ﷺ کس قدر واضح ہے کہ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویدار ہے وہ عید کی نماز سے قبل قربانی نہیں کر سکتا مگر افسوس ہے بعض نام نہاد مسلمانوں پر کہ انہوں نے یہ تقسیم کر دی کہ شہری لوگ تو نماز سے پہلے قربانی نہیں کر سکتے البتہ دیہاتی لوگ نماز سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں۔ پھر اس کیلئے شہری لوگ اپنے جانور رات کو یا اس سے پہلے قریبی دیہات میں بھیج دیتے ہیں وہاں صبح سویرے جانور ذبح کر کے گوشت بنا کر شہروں میں لے آتے ہیں اس طرح وہ نماز سے پہلے یا نماز کے فوراً بعد گوشت سے لطف اندوز ہوتے ہیں فرمان پیغمبر ﷺ کے مطابق ان کو قربانی کا اجر و ثواب بالکل نہیں ملے گا صرف گوشت تھا جو ان لوگوں نے کھا لیا ہے اور بس۔

اس لئے میری ان سادہ لوح لوگوں سے گزارش ہے کہ ان لوگوں کے بہکاوے میں آ کر ہرگز ہرگز اپنی خون پسینے کی کمائی سے خریدی ہوئی قربانیاں ضائع نہ کریں کیونکہ شریعت کے حکم کو کسی مفتی کا فتویٰ، مجتہد کا اجتہاد، فقیہہ کی فقاہت خطیب کی خطابت، امام کی امامت، عالم کا علم اور واعظ کا وعظ، ختم یا تبدیل نہیں کر سکتا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے "ماکان لمومن ولا مومنة اذاقضی اللہ و رسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم و من یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضلالا مبیناً۔" (الاحزاب) اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کے اوامر و نواہی پر ان کی روح کے مطابق عمل کی توفیق فرمائے اور قرآن و حدیث کی مخالفت خفی یا جلی سے محفوظ رکھے آمین۔

قربانی کتنے دن تک ہو سکتی ہے؟

قربانی اگرچہ پہلے دن کرنا افضل ہے لیکن اس کی اجازت چار دن تک ہے ایک (۱۰) ذی الحجہ کا دن اور تین دن اس کے بعد (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ تک قربانی کرنا درست ہے) کیونکہ عید کے دن کے بعد تین دن ایام تشریق ہیں اور ہادی کائنات امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: التشریق کلها ذبح (دارقطنی) ایام تشریق سارے کے سارے ذبح کے دن ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص چوتھے دن بھی قربانی کرتا ہے تو اس کی قربانی بالکل درست اور صحیح ہے۔ یہاں اس موضوع کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس مسئلہ پر استاذی المکرم شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ کی کتاب "القول الانیق فی ایام التشریق" بڑی مدلل اور مفصل ہے۔ جو کہ ہر خطیب کے پاس خصوصاً ہونی چاہئے یا پھر ہمارے فاضل بھائی غازی اسلام رانا محمد شفیق خان پسروری حفظہ اللہ کی کتاب "قربانی کے چار دن" بڑی جامع ہے جس میں مذکورہ کتاب بھی نقل کر دی گئی ہے اور دیگر مفید مباحث بھی اس میں درج ہیں۔

تفصیل کے خواہشمند ان کا مطالعہ ضرور کریں۔ اس میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

قربانی کا گوشت

رسول کریم ﷺ نے پہلے یہ حکم فرمایا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک استعمال کیا جائے ان سے زیادہ دن نہ رکھیں لیکن بعد میں جب مسلمانوں کے حالات مالی طور پر مستحکم ہو گئے تو آپ ﷺ نے اجازت فرما دی حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن النبی ﷺ انه نهی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث ثم قال بعد کلوا

وتزودوا وادخروا (مسلم:۲/۱۵۸، کتاب الاضاحی) رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ تم کھاؤ بھی اور زادراہ بھی بنالو اور ذخیرہ بھی کرلو۔ لیکن اس سلسلہ میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں سے غرباء اور مساکین کا حق بھی ادا کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ آج کے فریزر کے دور میں سارے کا سارا ہی ذخیرہ کرلیا جائے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ان کا حصہ ادا کرنا چاہئے۔

قربانی کا طریقہ

بہتر تو یہ ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کی جائے لیکن اگر کوئی دوسرا بھی ذبح کردے تو درست ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر 63 اونٹ خود اپنے دست مبارک سے ذبح کئے تھے اور 37 اونٹ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے ذبح کروائے۔

جانور کو لٹانے کے بعد رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ (مسلم:۲/۱۵۶، کتاب الاضاحی) ایک دوسری روایت میں ہے پھر آپ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے (مسلم:ایضا)

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کریں اگر کوئی دوسرا کردے تب بھی جائز ہے۔ ذبح سے پہلے چھری کو اچھی طرح تیز کرلیا جائے۔ ذبح کرنے والا اگر اپنی قربانی ذبح کررہا ہے تو وہ یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور ذبح کردے۔ اگر وہ کسی دوسرے کی قربانی ذبح کررہا ہے تو پھر مِنِّی کی جگہ اس شخص کا نام لے اور اَهْلِ بَيْتِيْ کی بجائے اَهْلِه کہے اور ذبح کرے۔

ضروری وضاحت

قربانی کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کا عقیدہ توحید والا ہو جس میں شرک کی آمیزش و ملاوٹ نہ ہو اس کا ہر ایک عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو جس میں بدعت کی ملاوٹ نہ ہو۔ اس کی کمائی حلال ہو حرام مال سے خرید کردہ یا چوری کا چارہ وغیرہ ڈال کر پالی ہوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ وہ خود نمازی ہو کیونکہ تارک صلوٰۃ (بے نماز) شخص کا تو ایمان ہی مشکوک ہے۔ اس طرح وہ قربانی خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرے نہ کہ لوگوں میں شہرت کیلئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی توفیق فرمائے اور شرک و بدعت کی گندگیوں سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین۔

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

☆☆☆☆☆☆☆☆

بمقام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث جھنگ بازار جھنگ صدر
14 جنوری 2005ء کا **خطبہ جمعہ** :
وکیل اہل حدیث
حافظ فاروق الرحمن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد
ارشاد فرمائیں گے (ان شاء اللہ)
منجانب: انتظامیہ مسجد ھذا

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر،
کاٹن سفید ورنگدار پختہ کلر
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز
041-633809
Mob# 0300-9653599
پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 کی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد